بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل ربوہ** — یوم شنبہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۱ امان ۱۳۴۶ ہش ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۱۱ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۵۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی ۳۰ اپریل تک ایک تہائی ضرور ہو جانی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے احباب جماعت کے وعدوں پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دینے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

گزشتہ جلسہ سالانہ (۱۹۶۵ء) کے موقعہ پر فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس وقت میں نے اپنے بھائیوں سے یہ خواہش کی تھی کہ اس فنڈ میں ۲۵ لاکھ روپیہ وہ جمع کریں۔ سوائے محمد رسول اللہ کے فرزند جلیل مسیح محمدی کی جاں نثار اور خدا کے بزرگ و برتر کی محبوب جماعت! آپ کو مبارک ہو کہ آپ نے خلوص نیت اور صمیم قلب کے ساتھ فاؤنڈیشن کے لئے جو وعدے کئے ہیں ان کی رقم ۲۵ لاکھ سے بڑھ گئی ہے (اور ۳۴ لاکھ تک پہنچ گئی ہے) اور ابھی اور وعدے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اخلاص اور ایثار کو قبول فرمائے اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے آپ کی قربانیوں میں برکت ڈالے۔ اور آپ کو اس دنیا میں بھی اتنا دے کہ آپ سیر ہو جائیں اور اخروی زندگی میں بھی اپنی تمام نعمتوں سے آپ کو نوازے تا آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب میں آپ کے صحابہؓ کی معیت حاصل کر سکیں۔

اب جبکہ وعدے مقررہ حد سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ وعدے جو تین سال میں وصول ہونے ہیں ان کا کم از کم ⅓ سال رواں یعنی سال اول میں وصول ہو جائے۔ اس وقت تک جو وعدے ہو چکے ہیں۔ ان کے لحاظ سے قریباً ۹-۱۰ لاکھ کی وصولی سال اول میں ہونی چاہیئے۔ چونکہ بہت سے ابتدائی مراحل میں سے اس تنظیم کو گزرنا تھا اور اس کے لئے صحیح معنے میں جو ہماری کوشش ہوئی ہے۔ وہ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء کے بعد ہوئی ہے اس لئے میں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کا سال یکم مارچ سے ۳۰ اپریل تک مقرر کیا ہے۔

ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ۳۰ اپریل سے قبل کم از کم ۹-۱۰ لاکھ روپے کی رقم جو ایک تہائی سے زیادہ ہوگی اور اگر وعدے زیادہ آ گئے تو پھر اس سے بھی زیادہ رقم وصول ہونی چاہیئے۔ بہر حال موجودہ صورت میں ۹-۱۰ لاکھ کی رقم ضرور وصول ہو جانی چاہیئے۔

مجھے یقین ہے کہ جماعت اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتی ہے اور وہ انشاء اللہ ۳۰ اپریل سے پہلے ایک تہائی سے زیادہ اپنے وعدے ادا کر دیگی۔

میں کامل امید رکھتا ہوں اور اپنے رب سے دعا بھی کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم اس فنڈ میں سال اول کے اندر ایک تہائی سے بھی زیادہ رقم ادا کر دیں۔ کیونکہ اس سے جو کام کئے جانے والے ہیں۔ ان کے متعلق یہ بھی فیصلہ ہے کہ اصل رقم کو محفوظ رکھا جائے اور پھر اس کی آمد سے وہ کام کئے جائیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو محبوب اور پیارے تھے"

نوٹ:- امراء جماعت احمدیہ و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک سے احباب جماعت کو خطبہ جمعہ میں مطلع فرمائیں۔ اور چونکہ سال رواں کے اختتام میں ۳۰ اپریل تک صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن امراء جماعت کے ساتھ فوری طور پر مشورہ کر کے اپنے اپنے حلقہ اور جماعت میں وصولی کے لئے خاص جدوجہد فرما کر جس قدر بھی رقم وصول ہو فاؤنڈیشن کی مد میں جمع کروا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ دو دن سے سر درد ہے۔ اور کھانسی بھی زیادہ ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ ۱۰ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۰ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل دن میں تو بخار کم رہا۔ لیکن رات کو پھر تیز ہو گیا۔ دن بھر غنودگی رہی۔ کھانسی بہت ہے اور کمزوری بھی زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

ربوہ ۱۰ مارچ۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے کے بعد کل مورخہ ۹ مارچ کو ڈھاکہ سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب بھی آپ کے ہمراہ ڈھاکہ تشریف لے گئے تھے۔ وہ جلسہ میں شرکت کے بعد علی الترتیب ۸ مارچ اور ۴ مارچ کو واپس تشریف لے آئے تھے۔

ہفتہ صفائی

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مورخہ ۱۰ مارچ سے ۱۷ مارچ تک ربوہ میں صفائی کا ہفتہ منا رہی ہے۔ اس ہفتہ میں ماحول اور جسم کی صفائی کے علاوہ مکھیوں کے ختم کرنے کی خصوصی مہم چلائی جائے گی۔ ان ایام میں ربوہ کے ہر گھر میں مکھی مار دوا تقسیم کی جائے گی۔ خدام اپنے اپنے حلقہ جات میں اس عرصہ میں کم از کم دو بار اجتماعی وقار عمل کریں گے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ صفائی کو کامیاب بنائیں مستورات گھروں کے اندر صفائی کا اہتمام کریں۔ اور اطفال اپنے گھروں کے سامنے چھڑکاؤ کریں۔

(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۷ء

دنیا میں سچائی اوّل چھوٹے سے تخم کی طرح آتی ہے

(۲)

اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنے نشان اس رنگ میں بھی دکھاتا رہا ہے کہ مخالفین کو سخت ناکامیاں اٹھانی پڑیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت ہر آزمائش سے کندن ہو کر نکلتی رہی ہے۔ ہم یہاں صرف ایک واقعہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں ۱۹۵۳ء میں جماعت کی مخالفت میں جو طوفان برپا کیا گیا۔ اس میں جماعت اسلامی نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مگر جماعت کے امیر جناب مولوی مودودی صاحب نے خود اس وقت جماعت کے متعلق کردار دکھایا وہ ذیل کی ایک تحریر سے واضح ہوتا ہے۔

مودودی صاحب کی جماعت سے تقریباً تمام وہ اہل علم حضرات رخصت ہو چکے ہیں جو دین کا نام سن کر جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب مولانا ابو منظور شیخ احمد بھی ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب "تحریک جماعت اسلامی" پر ایک تبصرہ فرمایا ہے اس میں آپ لکھتے ہیں۔

"مجلس شوریٰ کے ایک بزرگ ترین رکن کا ایک بیان ہے جس سے مودودی صاحب کے قائم کردہ نظریہ حکمت عملی کی حقیقت پر بڑی اچھی روشنی پڑ سکتی ہے کہ جب ملک میں مرزائیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس تحریک میں عملاً کوئی حصہ نہ لے لیکن جب جماعت کے حلقہ جاتی امرا کا اجتماع منعقد ہوا تو جماعت کے امیر جناب مودودی صاحب نے ان کو ہدایات دیں کہ اب جتنی بھی آگ بھڑکائی جا سکتی ہے بھڑکاؤ اس پر ان بزرگ رکن شوریٰ نے اعتراض کیا کہ یہ ہدایات مجلس شوریٰ کے فیصلے کے قطعی خلاف ہیں تو انہیں حکماً خاموش کر دیا گیا۔ اور پھر جب تحقیقاتی عدالت کے سامنے مودودی صاحب نے اپنا بیان دیا تو اس میں صاف طور پر یہ کہا گیا کہ جماعت نے عملاً اس تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ یہ ہے نظریہ حکمت عملی کی ایک عملی مثال جس کے شاہد ایک سابق بزرگ ترین رکن شوریٰ ہیں"

(میثاق لاہور اکتوبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۴۶، ۴۷)

اس بیان میں مودودی صاحب کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

اب جتنی بھی آگ بھڑکائی جا سکتی ہے بھڑکاؤ

دوسرے الفاظ میں مودودی صاحب نے گویا اپنی جماعت کو ملک میں زیادہ سے زیادہ فتنہ برپا کرنے کی تلقین کی۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ جماعت کے ایک بزرگ ترین رکن کی شہادت کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اس کی تائید تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے بھی واضح طور پر ہوتی ہے۔

"جب دوسری جماعتوں مثلاً جماعت اسلامی، اسلام لیگ اور فرقہ شیعہ نے دیکھا کہ احرار ختم نبوت کے مسئلے پر رائے عامہ کو اپنے حق میں کر کے ان جماعتوں پر بازی لے جا رہے ہیں تو گذشتہ اگست کے آغاز میں وہ بھی احمدیوں کی مذمت و مخالفت میں ان کے ساتھ بدل و جان شامل ہو گئے جماعت اسلامی نے اپنے آٹھ مطالبات پر ایک نویں مطالبہ کا اضافہ کر دیا کہ مرزائیوں کو ایک علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے اور چوہدری ظفر اللہ خاں کو ان کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔"

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صلا)

"ایک تازہ خفیہ اطلاع مظہر ہے کہ آل مسلم پارٹیز کی مجلس عمل لاہور کے ۲

۲ سرگرم ارکان مستقبل کی راہ عمل پر متفق نہیں ہیں۔ جو گروہ حکومت کے خلاف براہ راست اقدام کر کے اس کو مطالبات کی منظوری پر مجبور کرنے کا حامی ہے۔ اس میں آل پاکستان مجلس احرار کے شیخ حسام الدین، جماعت اسلامی کے نصر اللہ خاں عزیز اور امین احسن اصلاحی، اہلحدیث کے مولانا داؤد غزنوی اور جمعیۃ علمائے اسلام کے عبدالحلیم قاسمی شامل ہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۱۱۴)

"جب جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا مودودی نے حکومت کی ان سر توڑ کوششوں میں جو وہ ۵ مارچ کو فسادات کے روکنے کے لئے کر رہی تھی کسی قسم کا تعاون پیش نہ کیا۔ تو ہمارے نزدیک جماعت کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا۔ بلکہ اس کے برعکس مولانا نے سرکشانہ رویہ اختیار کیا۔ تمام واقعات کا الزام حکومت پر عائد کیا۔ اور فسادی عنصر کو تشدد کا شکار کہہ کر ان سے عام ہمدردی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ گورنمنٹ ہاؤس میں انہوں نے جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق جو شہادت پیش ہوئی ہے۔ اس سے ہم یہی اثر قبول کر سکتے ہیں کہ وہ پورے نظام حکومت کے انہدام کی توقع کر رہے تھے اور حکومت کی متوقع پریشانی اور درماندگی پر بغلیں بجا رہے تھے۔"

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صلا ۲)

تحقیقاتی عدالت میں مودودی صاحب نے بجائے اعتراف کے صاف انکار کر دیا جس سے آپ کے اسلامی کردار پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ بہر حال ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ باوجودیکہ مودودی صاحب نے احرار سے مل کر جماعت کو نعوذ باللہ ملیامیٹ کرنے کی پوری کوشش کی اور ایڑی چوٹی تک کا زور لگا دیا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو پھانسی کی سزا ملی۔

کیا یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا کھلا کھلا نشان نہیں ہے اور کیا اس سے آپ کے الہامات کہ

(۱) انی مھین من اراد اھانتک۔ یعنی میں اس کی توہین کروں گا جو تیری توہین کا ارادہ بھی کرے گا۔

(۲) انی مع الافواج آتیک بغتۃ" یعنی میں فوجیں لیکر اچانک تمہاری مدد کو آؤں گا زندہ نشانات نہیں ہیں؟

بعض مخالفین جو جماعت احمدیہ کی ترقی دیکھ کر طرح طرح کی قیاس آرائیاں کرتے ہیں ان کو سوچنا چاہئیے کہ نظام جماعت کی مضبوطی اور پھیلاؤ کی وجوہات دراصل یہی عظیم الشان نشانات ہیں۔ جو ارکان جماعت اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھتے ہیں۔ اور جو ان کے ایمان کے ازدیاد کا باعث ہوتے ہیں۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

حدیث النبیؐ

غصّہ کے وقت نفس پر قابو بہادری ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبردست وہ نہیں ہے۔ جو (کشتی لڑنے میں) اپنے مقابل کو پٹخ دے۔ بلکہ زبردست وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قبضہ میں رکھے۔

(بخاری کتاب الادب)

احمدیّت پر اعتراضات کے جوابات

تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ (حال سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن) نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تقریر کا جو حصہ وقت کی کمی کی وجہ سے رہ گیا تھا وہ بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔

(ادارہ)

جناب صدر! واحباب کرام!!

خاکسار کی تقریر کا عنوان "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" ہے۔ الٰہی سلسلوں پر نکتہ چینی اور اُن کے خلاف اعتراضات کرنا کوئی نئی بات نہیں۔ قرآن کریم، دیگر صحفِ آسمانی اور تاریخِ عالم سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب سے اللہ تعالےٰ نے انبیاءؑ اور مصلحین کی آمد کے سلسلہ کو دنیا میں جاری فرمایا ہے اس وقت سے ہی مخالفین و معاندین کا گروہ بھی ساتھ کے ساتھ ظاہر ہو کر اپنے وقت کے انبیاء اور مصلحین سے برسرِ پیکار رہا ہے۔ اُن کے خلاف غلط فہمیاں پھیلانا، اُن پر جھوٹے الزام لگانا، اُن پر بہتان تراشنا اور اُن پر بے بنیاد اور ناروا اعتراضات کرنا اس گروہ کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِينَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا۔ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ۔

یعنی ہر نبی اور مامور من اللہ کی عوام الناس اور لیڈروں میں سے سرکش اور متمرد لوگوں نے دشمنی کی اور ان کے خلاف طرح طرح کی جھوٹی باتیں بنا کر غلط فہمیاں پھیلائیں اور قسما قسم کے خلافِ واقعہ امور کو کذب بیانی اور چرب زبانی سے شہرت دی کہ بہت سے لوگ ان کے دھوکے میں آ گئے۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ اس زمانہ کے فرستادہ اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امتِ محمدیہ کے مسیح موعود تھے اور آپ کو اس زمانہ کی اصلاح اور دینِ اسلام کی عالمگیر اشاعت اور اس کے غلبہ کی جدّوجہد کو کامیاب طور پر انجام دینے کے لئے مبعوث کیا گیا تھا ضروری تھا کہ آپ اور آپ کی جماعت اور سلسلہ کے خلاف بھی غلط فہمیاں پھیلائی جاتیں اور نکتہ چینیاں اور اعتراضات کئے جاتے جس طرح آپ سے پہلے کے انبیاءؑ اور اُن کی جماعتوں کے خلاف کئے گئے۔ اُن اعتراضات میں سے جو احمدیت اور حضرت بانیٔ احمدیتؑ پر کئے جاتے ہیں میں اس وقت کوشش کرونگا کہ چار اعتراض پیش کر کے اُن کے جوابات دوں جن سے آپ کو بآسانی یہ اندازہ ہو سکیگا کہ حق و صداقت کے مخالفین کس طرح غلط بیانی سے کام لے کر حق و صداقت کی شناخت سے لوگوں کو محروم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۱)

ایک الگ امّت بنانے کا اعتراض

پہلا اعتراض جس کا جواب اس وقت آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل ایک الگ امت بنالی ہے۔ اس اعتراض کو علامہ اقبال، مولانا مودودی اور سید ابوالحسن ندوی صاحب نے بالخصوص بہت زور شور سے بار بار اور اصرار سے پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ ملّتِ اسلامیہ سے ایک علیحدہ قوم ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت کو ماننے والے امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات سے الگ اور ایک مستقل امت کی حیثیت رکھتے ہیں اور حال ہی میں ماہر القادری صاحب نے امتِ محمدیہ کے مقابل میں ایک جدید امت قائم کرنے کا الزام جماعتِ احمدیہ پر تراشا ہے۔

جن لوگوں نے جماعتِ احمدیہ کے عقائد اعمال اور اخلاق کا سرسری بھی مطالعہ کیا ہے وہ ایمان داری کے ساتھ اس بات کا اعتراف کریں گے کہ یہ اعتراض اپنے اندر ذرہ برابر بھی صداقت نہیں رکھتا۔ مسلمانوں کے نزدیک امت کا عام اور معروف مفہوم صرف اس قدر ہے کہ وہ کسی مستقل نبوت اور نئی شریعت کی پیروی میں قائم ہوئی ہو۔ حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ صاحبِ شریعت اور مستقل نبوت کے حامل تھے ان کی پیروی اور ان کی شریعت کی اتباع میں جو امت پیدا ہوئی اسے امتِ موسویہ کہا گیا۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی چونکہ مستقل شریعتِ جدیدہ کے لانے والے نبی تھے اور خدا تعالےٰ کی وحی اور فرمان سے پہلی شریعتوں کو آپؐ نے منسوخ فرما کر نئی شریعت کو جاری فرمایا تھا اس لئے آپؐ کے ماننے والوں کی امت ایک الگ امت قرار پائی اور امتِ محمدیہ کے نام سے موسوم ہوئی۔

لیکن ایسے نبی جو کسی پہلے نبی کی شریعت کے قیام یا اس کے احیاء اور اشاعت کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اُن کے ماننے والے اور پیروی کرنے والے کسی الگ امّت کے افراد نہیں ہوتے کیونکہ وہ کسی نئی ملت یا نئی امت کو قائم کرنے کے لئے نہیں آتے بلکہ غیر شرعی یا امتی نبی ہونے کے باعث اپنے سے پہلے شرعی نبی کی جاری کردہ شریعت کے قیام اور امت کی اصلاح اور تقویت کے لئے آتے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے اخبار البلاغ مؤرخہ ۱۲ر نومبر ۱۵ء میں لکھتے ہیں:-

"قرآن کریم میں اگرچہ نبوت کے عام اشتراک معنی کی بناء پر تمام انبیاء کرامؑ کا نام ایک ساتھ اور ایک حیثیت سے آیا ہے لیکن بعض خصوصیاتِ نوعی کے لحاظ سے اس نے انبیاء کے جو مختلف طبقات قائم کر دئے ہیں ان میں دو سلسلے عام طور پر ممتاز نظر آتے ہیں۔ ایک سلسلہ اُن انبیاء مؤسسین کا ہے جنہوں نے اپنی دعوت کے ذریعہ نئی قومیتوں کی بنیاد ڈالی ہے اور جو قدیم عمارتوں کی اصلاح کے لئے نہیں بلکہ ازسرِ نو ایک نئی قومی عمارت بنانے کے لئے آئے تھے۔ دوسرا سلسلہ انبیاء مجددین و محدثین کا ہے جنہوں نے کسی نئی امّت کی بنیاد نہیں ڈالی بلکہ کسی پیشتر کی قائم شدہ امتِ صالحہ کی مزید تکمیل و تبلیغ کی یا امتدادِ عہد کے نتائج مُفسدہ و استیلائے بدعات و محدثات سے اُسے نجات دلا کر فرضِ تجدید و احیاء ادا کیا۔"

(بحوالہ تحریک پاکستان اور نیشلسٹ علماء صفحہ ۳۳۷)

حضرت مسیح موعودؑ کی تصریحات

جماعتِ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ چونکہ کسی نئی شریعت کے لانے کا نہیں تھا بلکہ آپؑ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کے احیاء اور اس کی تبلیغ کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؑ کا دعویٰ مسیح موعودؑ ہونے کا تھا اور مسیح موعودؑ کیلئے یہ بات ضروری اور لازمی تھی کہ وہ امتِ محمدیہ میں سے ہو اور امت کا امام ہو۔ اسلام کی تقویت اور غلبہ کے لئے جدوجہد کرے۔ چنانچہ آپؑ نے زندگی بھر اس فریضہ کو انجام دینے کی ہر ممکن کوشش فرمائی اور ہر آن اپنے آپ کو بطور امتی کے پیش کیا۔ چنانچہ آپؑ اپنے متعلق فرماتے ہیں:-

(۱) "اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر تمام دنیا کے پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرفِ مکالمہ و مخاطبہ حاصل نہ کرتا اور اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۴ ۱۹۰۶ء)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:-

(۲) "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۲۸)

اسی حقیقت کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بے شک میں خدا تعالےٰ کے حکم سے نبی ہوں لیکن میں غیر شرعی اور امتی نبی ہوں اور جو کچھ حاصل کیا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع اور فیض سے حاصل کیا ہے اور آپؐ کے دین کی تقویت اور آپؐ کے افاضۂ روحانی کا کمال ثابت کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا لفظ دیکھ کر دھوکا کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا مَیں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانہ میں نبیوں کو براہِ راست ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افاضۂ روحانی کا کمال ثابت کرنے کیلئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپؐ کے فیض کی برکت سے مجھے مقامِ نبوت تک پہنچایا اِس لئے مَیں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امّتی۔ اور میری نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظلّ ہے نہ کہ اصلی نبوت اسی وجہ سے حدیث اور الہام میں جیساکہ میرا نام نبی رکھا گیا ویسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا گیا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ذریعہ سے ملا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی)

آئندہ کے لئے بھی حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا کہ:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نکتہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام و اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیّر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مؤمنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(ازالہ اوہام ایڈیشن اوّل ص۱۳۸)

اِن واضح تصریحات کی موجودگی میں جن پر جماعتِ احمدیہ کا ایمان ہے یہ اعتراض کرنا کہ جماعتِ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل ایک الگ اور مستقل نئی امت بنائی ہے اتہام سے بڑھ کر اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی نئی امت بنانے کا دعوے نہیں کیا بلکہ اپنے آپ کو بار بار امتِ محمدؐیہ کا فرد قرار دیا۔ اپنے منصب کے لحاظ سے آپؑ امتِ محمدؐیہ کے موعود امام ہیں اور تمام احمدی بھی امتِ محمدؐیہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ پس جب کوئی احمدی بھی اپنے آپ کو امتِ محمدیہ کے سوائے کسی اَور امت کی طرف منسوب نہیں کرتا تو مخالفین کا یہ کہنا کہ بانیٔ جماعتِ احمدیہ نے ایک جدید امّت بنائی کس قدر غلط اور خلاف واقعہ بات ہے۔ ان تصریحات سے معترضین کا یہ دعوے بھی باطل ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ نے ایسی وحی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جس سے انسان ملّتِ اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

حیرت ہے جو برگزیدہ انسان یہ ایمان رکھتا ہو کہ

"ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں اور تمام ان انسانوں سے جو گذر چکے یا آئندہ قیامت تک ہوں گے افضل ہیں۔۔۔۔"

اور یہ کہ

"قرآن شریف کی ہدایت بحرِ ذخّار ہے جو ہدایت کی تمام قسم کی باریکیوں سے مملوّ اور معمور ہے۔"

اور یہ کہ

"نجات صرف اسلام میں ہے جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے حاصل ہو سکتی ہے۔"

اور جو اِس بات پر ایمان رکھتا ہو کہ

"جو امور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں ہم اُن سے بالکل بیزار اور بری ہیں۔"

اور جو دل و جان سے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ

"مَیں اسلام کا فدائی اور حضرت سیّد انام احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار غلام ہوں۔"

اور زندگی کے آغاز سے تا دمِ واپسیں وہ اپنے اِس اعتقاد پر کمال فدائیت کے جذبات کے ساتھ قائم رہا ہو اور جو اپنے متبعین اور مخلصین کو بھی اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں استقلال اور مضبوطی کے ساتھ یہی تعلیم دیتا رہا ہو کہ

"بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسان کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔"

اور یہ کہ

"قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرّسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

(اشتہار دس شرائط بیعت)

اس کے متعلق یا اس کی جماعت کے متعلق جن کا ان باتوں پر عمل ہے کوئی ذی ہوش اور انصاف پسند انسان یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ وہ امّتِ محمدؐیہ کے مقابل ایک الگ امت کے افراد ہیں اور کسی نئی امت کے قائم کرنے والے ہیں؟

(باقی)

کراچی میں حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ کی مصروفیات

لجنہ اماء اللہ کراچی کے سالانہ جلسہ میں شمولیت۔ مقامی لجنات کا معائنہ

"سیرۃ النبیؐ" پر تقاریر

کراچی ۸ مارچ (بذریعہ تار)

حضرت سیّدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ آجکل کراچی تشریف لائی ہوئی ہیں۔ ۴ مارچ کو آپ نے لجنہ اماء اللہ ہاؤسنگ سوسائٹی کا معائنہ فرمایا۔ اسی روز حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کراچی کے سالانہ جلسہ میں افتتاحی تقریر فرما کر جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے "ترکِ رسومات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مؤرخہ ۵ مارچ کو جلسہ کے دوسرے روز بھی حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تقریر فرمائی۔ ۶ مارچ کو آپ نے اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ لیاقت آباد کا معائنہ فرمایا اسی روز شام کو لجنہ اماء اللہ کراچی نے آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ۷ مارچ کو آپ لجنہ اماء اللہ عزیز آباد کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئیں۔ اسی روز شام کو لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیرِ اہتمام احمدیہ ہال میگزین لین میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں محترمہ بیگم منور علی خان صاحبہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ پر تقاریر فرمائیں۔

رُخ زمانے کا ہم ہی موڑیں گے

ظلمتیں ہم مٹا کے چھوڑیں گے — اہلِ باطل کا زور توڑیں گے
دیکھ لینا بفضلِ ربِّ رحیم — رُخ زمانے کا ہم ہی موڑیں گے
کُفر و الحاد کو مٹا دیں گے — گردنیں شرک کی مروڑیں گے
جو پڑے سو رہے ہیں غفلت میں — اُن کو تبلیغ سے جھنجھوڑیں گے
دُور ہیں راستی سے جو قومیں — رشتہ پھر حق سے ان کا جوڑیں گے
اہلِ مغرب کے دجل کا بھانڈا — اَب سرِ راہ ہم ہی پھوڑیں گے

دینِ اسلام کو بفضلِ خدا
ہم تو غالب ہی کر کے چھوڑیں گے

(محمد صدیق امرتسری۔ ربوہ)

ایک مخلص احمدی نوجوان کی المناک وفات

(مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود ایم۔ اے)

سابق امام مسجد لندن محترم چوہدری رحمت خان صاحب کے صاحبزادے مکرم چوہدری مسعود احمد خان صاحب کی لندن میں المناک وفات کی خبر موصول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے آب و گل میں خاص مشیت کے مطابق موت و حیات کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔

الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً اور اس میں کسی کو دم مارنے کی جرأت نہیں کل من علیہا فان کے مطابق ہر ذی روح نے جلد یا بدیر موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ لیکن کبھی کبھی یہ موت بعض وجوہات کی بناء پر زیادہ المناک بن جاتی ہے۔ یہی کیفیت مسعود بھائی کے انتقال پر ملال کی ہے۔ ۲۵ سال کی عمر جستجوئے علم کے دوران ۵ سال کی محنت شاقہ کے بعد آخری منزل کے بالکل قریب وطن سے دور دیار غیر میں، اور پھر بجلی کے جھٹکے سے ایک حادثے کی صورت میں، — ان تمام عناصر نے اس روح فرسا المیے کو اور بھی زیادہ دلگداز بنا دیا ہے۔

مسعود بھائی کی دلکش شخصیت بعض ایسی خوبیوں کا مرقع تھی جن کا احمدی نوجوانوں میں پایا جانا ضروری ہے۔ پھر اذکروا موتٰکم بالخیر کے حکم کے مطابق کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

مسعود بھائی۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں زیر تعلیم رہے۔ اور اس قیام کے دوران مجھے ان کا ہم مکتب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ مسعود بھائی۔ اس مادر علمی کے بہترین فرزندوں میں سے ایک تھے۔ پابندی صلوٰۃ و صوم نیکی خلوص محنت دینی اور مجلسی کاموں اور سرگرمیوں سے گہری دلچسپی۔ ذہانت۔ ہمدردی۔ یہ ساری صفات ان میں قدرت نے کوٹ کوٹ کر بھری تھیں۔ مسعود بھائی کو دیکھ کر حدیث نبوی الحیاء من الایمان کے معانی کھلے۔ اس حجاب اور شرم کی جڑیں ایمان اور قلبی پاکیزگی کی زمین میں پیوستہ تھیں ان کا یہ شرمیلا پن مجھے بہت بھلا لگتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں انسانی ہمدردی اور پیار سے بھرا ہوا گداز دل عطا کیا ہوا تھا۔

نیکی کی طرف چونکہ فطری میلان تھا اور پھر تربیت کے عمدہ ماحول میں پلے تھے۔ اسلامی لٹریچر سے قلبی لگاؤ کا پایا جانا ایک طبعی امر تھا قرآن مجید کی متعدد سورتیں یاد تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بہت سے اشعار انہیں حفظ تھے قصیدہ "یا عین فیض اللّٰہ" بھی انہیں ازبر تھا۔ اور اس کی تاثیر سے ان کے حافظہ میں بھی غیر معمولی برکت اللہ تعالیٰ نے ڈالی تھی۔ اکثر اس پاکیزہ کلام سے اشعار گنگناتے رہتے۔ اس طرح ان کی تنہائیاں ذکر اللہ اور عشق رسولؐ کے تذکرہ سے معمور رہتیں۔

یہاں سے بی ایس سی کرنے کے بعد لندن چلے گئے اور وہاں مزید تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ اس دوران لندن مشن سے ان کا گہرا تعلق قائم رہا اور مرکز کفر میں مومنانہ روح کا قائم رکھنا دوہرا جہاد ہے مسعود بھائی کو وہاں دیکھنے والے ان کے اس پہلو کے بھی بہت ہی مداح ہیں۔ وہاں تقریبات میں گہری دلچسپی لیتے۔

مسعود بھائی کی صورت جب بھی نظر کے سامنے آتی ہے تو ان کی خوبیوں کی خوشبو دل و دماغ کو معطر کر دیتی ہے افسوس

سہ
پھول اپنی لطافت کی داد پا نہ سکا
کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور ان کے عزیز والدین دیگر عزیزوں اور سوگوار دوستوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور احمدی نوجوانوں اور خصوصاً طالب علموں کو ان تمام خوبیوں اور اچھائیوں کا حامل بنائے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مسعود بھائی کے پیکر میں جمع کر دی تھیں آمین۔

خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں مسعود بھائی پر۔ !! آمین ثم آمین !!

یہ پین کس کا ہے؟

کسی دوست کا کھچنے کا پین خاکسار کے پاس تقریباً ایک ماہ سے ہے پین کا رنگ سیاہ ہے۔ جن دوست کا ہو وہ پین کا مارک بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

خاکسار
محمد اسلم صابر
لیکچرار تعلیم الاسلام کالج
ربوہ

محترم چوہدری رسول بخش صاحب مرحوم

(از مکرم چوہدری محمد نواز صاحب چک ۶/۱۱ ایل ضلع ساہیوال)

خاکسار کے والد محترم چوہدری رسول بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱ ایل ضلع ساہیوال تقریباً ایک سال بیمار رہ کر ۱۹ نومبر ۱۹۶۳ء کو اپنے گاؤں میں فوت ہو گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۵۰ سال تھی۔ آپ موصی تھے۔ لیکن بعض مجبوریوں کے باعث ان کی نعش فوری طور پر بہشتی مقبرہ نہ پہنچائی جا سکی۔ گاؤں میں ہی تقریباً تین سال امانتاً دفن رہنے کے بعد آپ کا تابوت مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے چچا جان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور خادم حضرت چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار مرحوم کے ذریعہ آئی۔ حضرت چوہدری صاحب ۱۹۳۵ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے تھے۔ قبول احمدیت سے پہلے آپ محکمہ مال میں بطور پٹواری کام کرتے تھے دنیوی رنگ غالب تھا اور جونہی احمدیت قبول کی اُن کی زندگی میں ایک انقلاب آ گیا۔ ماضی میں گذرے ہوئے سب ورود کا محاسبہ کیا۔ ضمیر کی آواز پر فوراً لبیک کہا۔ زمانہ ملازمت میں جو رشوتیں لی تھیں لوگوں کے دروازوں پر دستک دے دے کر معذرت کے ساتھ واپس کیں۔ آپ نے اپنی زندگی کو پوری طرح اسلامی احکام کے تابع کر لیا۔ احمدیت کے نیک اثر اور شاندار عملی نمونہ سے آپ کے ملنے والے بہت متاثر ہوئے۔ آپ کے سارے خاندان نے احمدیت کو بدل و جان قبول کر لیا۔ چک ۶/۱۱ ایل کے پہلے امیر آپ ہی مقرر ہوئے علاقہ میں بوجہ ذیلدار ہونے کے آپ کی عزت کی جاتی تھی۔ آپ تبلیغ احمدیت سے خاص شغف رکھتے تھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے پناہ محبت تھی اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص لگاؤ رکھتے تھے کئی سال متواتر جلسہ سالانہ کے لئے لکڑی کا اہتمام اپنے خرچ پر کرتے رہے۔ آزادی کشمیر کے لئے فرقان فورس بنی تو فوراً اپنی خدمات پیش کر دیں محاذ پر ہی تھے کہ بیمار ہو گئے اس بیماری میں ۱۹۴۸ء میں اس فدائی احمدیت نے داعی اجل کو لبیک کہا اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

آپ کی وفات کے بعد آپ کے بھتیجے اور میرے والد مرحوم جماعت کے امیر مقرر ہوئے۔ انہوں نے حتی المقدور اپنے چچا محترم کا رنگ قائم رکھنے کی پوری پوری کوشش کی احمدیت کے پیغام کو نہایت دلیری سے لوگوں تک پہنچاتے۔ سلسلہ کے کام کرنے کا خاص شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان و علماء سلسلہ کی کتب ہمیشہ مطالعہ میں رکھتے گھر میں ایک لائبریری ترتیب دی ہوئی تھی۔ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرتے۔ صوم و صلوٰۃ کے علاوہ۔ حتی الوسع تہجد کی نماز ادا کرتے۔ بہت ہی شفیق اور ملنسار تھے۔ چہرہ ہمیشہ مسکراتا معلوم ہوتا۔ خلق خدا سے بہت ہمدردی تھی۔ مہمان خواہ کتنے ہی آ جائیں ذرہ بھر گھبراہٹ نہ ہوتی اگر مسجد میں کوئی مہمان مل جاتا تو بڑی محبت کے ساتھ اسے گھر لے آتے۔ صدقہ و خیرات پر مطابق حکم خداوندی اور سنت رسولؐ کاربند تھے۔ واقعی ان کے دائیں ہاتھ نے جو دیا اُس کا بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چل سکا وفات کے بعد کئی غریبوں اور ناداروں نے بتایا کہ چوہدری صاحب مرحوم نے اکثر ہماری مدد فرمائی لیکن سختی سے منع کیا کہ کسی کو علم نہ ہو۔ ان کا یہ طریق ان کی وفات کے بعد ہی معلوم ہوا۔ جماعتی چندہ ہمیشہ باقاعدگی سے اور ہر وقت ادا کرتے ہر کسی سے نرمی اور محبت سے پیش آتے اور دعا کرتے کہ خدایا میرے! فعل یا زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ خدا نے سب کچھ دیا ہوا تھا مگر نہایت سادہ زندگی گذاری اور دوسروں کو بھی سادہ زندگی گذارنے کی ہمیشہ تلقین کرتے رہے۔

الغرض آپ بہت منکسر اور تقویٰ شعار تھے۔ آپ نے اپنی یادگار چھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑے ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرماوے۔

آمین

فریضہ زکوٰۃ ——— اور ——— احمدی مستورات

زکوٰۃ کی فرضیت اور اہمیت کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں اعلان شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اس نوٹ کے ذریعہ خاص طور پر احمدی مستورات کو مخاطب کرنا مقصود ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ قومی اور ملی کاموں میں احمدی خواتین کبھی بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں اور ہمیشہ دین کے لئے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی رہی ہیں۔ تاہم مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے بعض اوقات غفلت ہو سکتی ہے۔ اسلئے یہ ضروری اور مناسب خیال کیا گیا ہے کہ مستورات کو خاص طور پر مخاطب کیا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ مرکزی لجنہ اماء اللہ اور بیرونی لجنات زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق مستورات کو توجہ دلا کر عنداللہ ماجور ہوں گی ——— زکوٰۃ سب مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔ خواہ عورتیں ہوں یا مرد۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے۔ وہ مستورات جن پر زکوٰۃ واجب ہے۔ مگر ادا نہیں کرتیں۔ ان کے متعلق احادیث میں سخت وعید آئی ہے۔

نصاب کی مقدار ۵۲½ تولہ چاندی یا اسکی مالیت کے کرنسی نوٹ یا نقدی یا اسکی مالیت کے برابر سونا (خواہ بصورت زیور ہو) ہے۔ یہ اشیاء خواہ بنک میں ہوں یا اپنے گھر میں۔ ان پر ایک سال گذر جانے کے بعد زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ ایسے زیورات جو روزمرہ استعمال میں ہوں وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں۔ جو کبھی استعمال میں نہیں آتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس سلسلہ میں ایک ارشاد ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"جو زیور پہنا جاتے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔"

(بحوالہ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ)

مرکزی لجنہ اماء اللہ اور بیرونی لجنات سے گذارش ہے کہ وہ جملہ خواتین کو ان مسائل سے آگاہ کریں۔ اور جن جن پر زکوٰۃ واجب ہو ان کو تحریک فرما دیں کہ وہ اپنے پر واجب زکوٰۃ مرکز سلسلہ میں بھجوائیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر مندرجہ ذیل مقامات سے بھی احمدی جماعتوں کے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئیں ہیں تفصیلی رپورٹ بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکتی۔

لاہور۔ کراچی۔ قمر آباد۔ سکھر۔ میاں چنوں۔ واہ کینٹ۔ خانیوال۔ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔ گھنڈو والی چک ۱۳/۲ ضلع لائلپور۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ کنری سندھ۔ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد۔ نور نگر اسٹیٹ۔ لجنہ اماء اللہ گوکھڑ منڈی ضلع لاڑکانہ۔ دھاریوال ۳۲ ضلع شیخوپورہ۔ نبی سر روڈ سندھ۔ لجنہ اماء اللہ پشاور۔ جماعت احمدیہ گوکھڑ منڈی۔ لونگ۔

ضروری اعلان

بورڈ قضاء نے ہدایت کی ہے کہ آئندہ ہماری قضاء میں کوئی تحریر پنسل سے لکھی ہوئی قبول نہیں کی جائے گی۔ اسلئے جو دوست قضاء میں کوئی درخواست یا کسی درخواست دعویٰ کا جواب دیں۔ یا کسی اور مضمون کی چٹھی لکھیں۔ وہ سیاہی سے لکھا ہوا ہو۔ ورنہ اسے مسترد کر دیا جائے گا۔

نوٹ:۔ امراء صاحبان اور پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں اس کا اعلان فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

گمشدہ پین } چند دن ہوئے میرا پارکر کا پین جامعہ احمدیہ اور محلہ دار الرحمت وسطی کے درمیان کسی جگہ گم ہو گیا۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو مجھے پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار عطا محمد (والد مولانا نسیم سیفی صاحب)

ٹیڈی ازم اور فیشن پرستی کی وبا

الفضل ۹ اگست ۱۹۶۶ء میں نظارت ہذا مندرجہ عنوان کے ماتحت امراء۔ صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد کی خاص توجہ کے لئے نوٹ شائع کرا چکی ہے بطور یاد دہانی پھر سے اسے شائع کرتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کمیٹی مجلس مشاورت کی رپورٹ اور نمائندگان کے خیالات سننے کے بعد فرمایا:۔

"ٹیڈی ازم فیشن پرستی کے خلاف بڑی بھاری اکثریت کی رائے ہے ہمارے احمدی نوجوانوں کی اکثریت ایسی ہے۔ جو یہ چیزیں پسند نہیں کرتی الا ماشاء اللہ بعض ایسے بھی ضرور ہیں۔ جو اس رو میں بہہ رہے ہیں ان کو ہمیں سنبھال لینا چاہیئے یہ اس قسم کا پیچیدہ مسئلہ نہیں جو حل نہ ہو سکے۔ لیکن یہ احساس جماعت میں ہر وقت بیدار رہنا چاہیئے کہ ہم سادہ اور بے تکلف زندگی بسر کرنے والی قوم ہیں۔ ہم ان بد اثرات کو اپنے ماحول میں نہیں گھسنے دیں گے۔"

امراء اور صدر صاحبان مربیان سلسلہ احمدیہ خاص توجہ دیں۔ مربیان اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد اپنی رپورٹ میں ذکر کیا کریں۔ اگر کوئی شخص ٹیڈی ازم کو اختیار کئے ہوئے ہے تو اسکی اصلاح کے لئے انہوں نے کیا کوشش کی ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب محترم ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد عمر شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم شکارپور)

۲۔ خاکسار ایک عرصہ سے مسلسل مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

(خاکسارہ امۃ الودود۔ یوگنڈا۔ مشرقی افریقہ)

۳۔ میرے لڑکے ایم فضل الرحمٰن صاحب ڈپٹی چیف انجینئر (سیول) ڈیل پاک۔ حیدرآباد کی تبدیلی پی۔ آئی۔ ڈی سی۔ شوگر ملز سرائے نورنگ بنوں میں بطور مینیجر ہو گئی۔ احباب اس نئی پوسٹ پر کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(عبد الغفور ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر حال ڈیل پاک حیدرآباد)

۴۔ میرے نانا جان ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بیمار چلے آرہے ہیں۔ نیز میری امی جان چند روز سے بیمار ہیں دونوں کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار داؤد تقی دار الرحمت وسطی ربوہ)

۵۔ میرے ابا جان خواجہ رشید احمد صاحب آف سیالکوٹ چند روز سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ ظہیر احمد دار الرحمت غربی ربوہ)

۶۔ میرے والد صاحب آٹھ یوم سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حکیم شیخ محمد نور الدین منیر کیسرا بازار گوجرانوالہ)

۷۔ میرے دادا جان چوہدری محمد شریف صاحب آف فیروز والہ کی صحت کمزور ہے اور میرے ماموں چوہدری رہنواز خاں وڑائچ بھی بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد اکرم فضل عمر ہوسٹل)

۸۔ عزیز منظور احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب چک نمبر ۵/۸ جہانیاں تحصیل خانیوال ضلع ملتان ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب عزیز کے باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیض احمد محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

۹۔ میری اکلوتی بیٹی عزیزہ امۃ المتین کچھ روز سے زکام اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے نیز میرا بھانجا عزیز فاروق دستوں کے عارضہ میں مبتلا ہے احباب کرام سے ہر دو کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد نواز مومن)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

✱ ——— لنڈی کوتل ۹ مارچ۔ شہنشاہِ ایران۔ رضا شاہ پہلوی نے دنیا بھر کے مسلمان اور خاص طور پر معاہدہ استنبول کے ممالک کے درمیان مضبوط اتحاد پر زور دیا ہے انہوں نے کہا کہ اس طرح بہت سے فوائد حاصل ہوں گے۔ اور باہمی تعاون کے نتیجہ میں خوش حالی نصیب ہوگی۔ وہ کل جمرود میں قبائلی سرداروں کے سپاسنامہ کے جواب میں تقریر کر رہے تھے۔

شاہ ایران نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ پاکستان سماجی اور اقتصادی میدان میں زبردست ترقی کر رہا ہے اور ۱۹۶۰ء کے بعد سے جب وہ پاکستان آئے تھے دونوں شعبوں میں پاکستان نے بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان خوش قسمت ہے کہ اسے صدر ایوب جیسے مدبر کی قیادت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران آپ کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ وہ آپ کی خوشی میں خوش اور آپ کے رنج سے رنجیدہ ہیں وہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ پاکستان دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔

اس سے قبل جب شہنشاہ جمرود پہنچے تو ان کا استقبال پرجوش خیر مقدم کیا گیا صدر ایوب۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ اور وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور پیرزادہ عبدالستار عزیز کے ساتھ تھے۔

•۔ پشاور ۹ مارچ۔ شاہ ایران نے کل ایک افغان فوجی سپاہی سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کیا وہ طورخم کی سرحد کو عبور کر کے نہایت بے تکلفی سے افغانستان کے علاقہ میں چلے گئے اور اس افغانی فوجی سے پرجوش مصافحہ کیا جو اپنی ڈیوٹی پر کھڑا تھا۔

شاہ جو کل پروگرام کے مطابق پاک افغان سرحد دیکھنے گئے تھے جب وہاں پہنچے تو انہیں محسوس ہوا کہ سرحد کے پار جو افغان پہرہ دار کھڑا ہے وہ ان سے ملنے کا خواہش مند ہے۔ انہوں نے فوری طور پر تمام رسمی پابندیوں کو بالائے طاق رکھ کر سرحد عبور کر کے افغان علاقہ میں پہنچ گئے۔ اور فوجی سے مصافحہ کر کے اس کی دلی خواہش کو پورا کر دیا

وہ شاہ کی اس شاہانہ مروت سے بہت متاثر ہوا۔ اور جھک کر شاہِ ایران کا آداب بجا لایا۔ صدر ایوب اور محمد موسیٰ بھی شاہ کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے بھی سپاہی کے ساتھ گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ جونہی یہ تینوں شخصیتیں سرحد عبور کر کے افغان علاقے میں داخل ہوئیں تو پلاٹون کمانڈر فقیر محمد آگے بڑھا۔ اور اس نے شاہ کی شاہانہ مروت کا شکریہ ادا کیا۔

•۔ نئی دہلی ۹ مارچ۔ بھارت کے صوبہ راجستھان کے صدر مقام جے پور میں ۲۴ گھنٹہ کے کرفیو کے باوجود ہنگامے جاری ہیں اور پولیس کی فائرنگ سے مرنے والوں کی تعداد ۲ ہو گئی ہے صورت حال کو قابو میں لانے کے لئے رات وزیر اعظم نہرو نے براہ راست مداخلت کی اور ٹیلیفون پر راجستھان کے متحدہ محاذ کے رہنماؤں اور وزیر اعلیٰ سکھاڈیا سے بات چیت کی انہوں نے وزیر اعلیٰ کو ہدایت کی کہ وہ ۱۴ مارچ کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس بلائیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ایوان میں کس کو اکثریت حاصل ہے۔

متحدہ محاذ کے لیڈر مہاراول لکشمن سنگھ نے کہا ہے کہ پولیس نے ریاست کے تمام پچھلے ریکارڈ توڑ دیئے۔ اور اس نے کل مظاہرین کے منتشر ہو جانے کے باوجود فائرنگ جاری رکھی۔ اور بچوں تک کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی طاقت ہمیں بدعنوانیوں کے خلاف جد و جہد کرنے سے نہیں روک سکتی۔ اور وہ وقت قریب ہے جب ان لوگوں کو اپنے مظالم کے لئے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صوبہ کے وزیر اعلیٰ مسٹر سکھاڈیا اقتدار سے چمٹے رہنے کے لئے اوچھے اور سستے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔

•۔ راولپنڈی ۱۰ مارچ۔ راجستھان کے گورنر سمپورنانند نے بھارت کے لئے صدارتی طرز حکومت کی حمایت کی ہے اور کہا کہ پارلیمانی جمہوریت ہمارے لئے موزوں نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری سیاسی جماعتوں میں بعض ایسے گروہ بھی موجود ہیں جو موجودہ طرز جمہوریت سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ اور نہ ہی وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حصول اقتدار کا واحد اور جائز ذریعہ بیلٹ بکس ہی ہے۔

کلکتہ کے اخبار امرت بازار پتریکا میں ڈاکٹر سمپورنانند کا حال ہی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اپنے یہ تاثرات بیان کئے ہیں انہوں نے مزید لکھا ہے کہ اس ملک میں ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جو اس بارے میں اپنی مخصوص آراء رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے موجودہ حالات میں صدارتی نظام حکومت موزوں ثابت ہو سکتا ہے۔ اور میں ان کے فکر کو غلط قرار نہیں دے سکتا۔

•۔ مونٹریال ۹ مارچ۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر میکس ڈی موٹ نے کہا ہے جنگ عظیم دوم کے بعد ایشیا کا سب سے اہم واقعہ بھارت کی آزادی ہے۔ لیکن بھارت آزادی اپنی بہتری کے لئے استعمال کرنے میں ناکام رہا ہے۔ پروفیسر مونٹریال کے کینیڈین کلب میں تقریر کر رہے تھے۔ وہ حال ہی میں بھارت کا چھ ماہ کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں۔

پروفیسر ڈی موٹ نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا کہ بھارت کے لیڈر ٹھنڈے دماغ کے ہیں۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ وہ ملک میں قحط کی صورت حال کے باوجود عالیہ الیکشن کے ہنگاموں میں مصروف ہیں۔

•۔ کوا چے ۹ مارچ۔ فرانس کی ایک فضائی کمپنی ایرو ٹرانسپورٹ کا چار انجنوں والا ایک مال بردار طیارہ کل صبح پونے بارہ بجے ڈرگ روڈ کی سرکلر ریلوے کے پل پر گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثے میں گیارہ افراد ہلاک ہو گئے جن میں طیارہ کے عملے کے چار ارکان اور سات پاکستانی شامل ہیں۔ چار افراد کی لاشیں اس بری طرح جل گئی ہیں کہ ان کی شناخت ممکن نہیں ہے۔

یہ طیارہ گذشتہ ہفتے بحرین سے آسٹریلیا جاتے ہوئے کراچی پہنچا تھا اور یہاں مرمت کے لئے رکا رہا۔ آج طیارہ ڈرگ روڈ کے ہوائی اڈے سے اڑا اور اس کے صرف ۲ منٹ بعد اسے حادثہ پیش آگیا۔ ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ طیارے میں آگ لگ گئی تھی۔ اور وہ ایک دھماکے سے فضا میں پھٹ کر ڈرگ روڈ کے پل پر گر گیا۔ جس پر سے سرکلر ریلوے گزرتی ہے۔ جلتے ہوئے طیارہ کی زد میں دو ٹرک اور ایک رکشا بھی آگیا۔ ایک ٹرک میں پانچ مزدور سوار تھے جو ہلاک ہو گئے۔ دوسرے دو افراد [illegible] رکشا کی سواریاں شامل [illegible] ٹرک کا ڈرائیور اور کلینر [illegible] طیارے سے جلتا ہوا [illegible] ایک ٹیکسی کار کو جا لگا [illegible] شعلہ ہو گیا اور سرکلر [illegible] پہنچا جس سے اس علاقہ [illegible] کی آمد و رفت بند رہی۔

•۔ راولپنڈی ۹ مارچ۔ بھارت کے سابق گورنر جنرل اور سوتنترا پارٹی کے لیڈر مسٹر سی راجگوپال اچاریہ نے کہا ہے کہ کانگریس کی شکست ہو چکی ہے اور وہ بھارتی عوام کا اعتماد کھو چکی ہے انہوں نے یہ بات بھارت کے عام انتخابات کے نتائج پر اپنے اخبار سوراجیہ میں تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔

انہوں نے کہا کہ یہ بات انتہائی خطرناک ہے کہ کانگریسی کارکنوں نے ہر کہیں فرقہ وارانہ رجحانات کا مظاہرہ کیا ہے اور بعض واقعات میں یہ رجحان سنگین صورت اختیار کر گیا ہے کانگریسی کارکنوں نے تقریر [illegible] جذبات استعمال کئے [illegible] اس میں [illegible] اوچھے پن اور جہالت کا مظاہرہ کیا گیا ہے یہ صورت حال ایک المیہ ہے۔

— ۞ —

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے، کہ وہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے (منیجر)

قرآن مجید

اردو ترجمہ کے ساتھ۔ انگریزی ترجمہ کے ساتھ۔ گجراتی ترجمہ کے ساتھ۔ سندھی ترجمہ کے اور فارسی ترجمہ کے ساتھ

نیز بلا ترجمہ

سینکڑوں سائز اور سینکڑوں ڈیزائن

ایک روپیہ سے لے کر پانچ سو روپیہ تک

مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے

[illegible] فہرست مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

ایک دوسرے کو سلام کہنا ایک بہت بڑی نیکی ہے

آنحضرتؐ نے اخوتِ اسلامی کے قیام کیلئے اسے ضروری قرار دیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اللہ تعالےٰ کی ایک نہایت اہم ہدایت (النور آیت ۶۰) کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"سب سے پہلی چیز جو بندہ کو خدا تعالےٰ کی ملاقات کے وقت حاصل ہوگی وہ یہی سلام ہے۔ پھر احادیث میں لکھا ہے کہ جبریل علیہ السلام جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو آپ کو سلام کہتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر سلام کہتے۔ اب ان سے بڑا اور کون ہے جسے سلام کہنے کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن بہت لوگ ہیں خصوصاً انگریزی تعلیم یافتہ جو سلام کو بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ اور وہ اپنے عمل سے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام کو خدا تعالےٰ سے بھی اپنے آپ کو بڑا قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ جس حکم کو بہت سی حکمتوں کے ماتحت خدا تعالےٰ نے فرض قرار دیا ہے بلکہ اپنی ذات کے لئے بھی رکھا ہے اور جس کی تاکید رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اس سے یہ لوگ اپنے آپ کو مستغنی سمجھتے ہیں۔ اول تو صرف ہاتھ سے اشارہ کر دیتے ہیں یا ایک دوسرے سے ملیں گے تو کہیں گے مولوی صاحب اور دوسرا اس کے جواب میں کہہ دیگا بھائی صاحب یا کہہ دیں گے منادی کیا حال ہے۔ لیکن شریعت کا یہ منشا نہیں۔ شریعت نے السلام علیکم کہنا ضروری قرار دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو باہمی اتحاد کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ صحابہؓ اس کے اسی قدر پابند تھے کہ ایک دفعہ ایک صحابیؓ دوسرے صحابیؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے آؤ بازار چلیں۔ اس صحابیؓ نے سمجھا کہ کوئی کام ہوگا۔ لیکن وہ بازار میں سے گھوم کر یونہی چلے آئے نہ کوئی کام کیا اور نہ کوئی چیز خریدی۔ دو تین دن کے بعد پھر آئے اور کہنے لگے آؤ بازار چلیں۔ اس صحابیؓ نے کہا اس دن تو آپ نے نہ کوئی چیز خریدی اور نہ کوئی اور کام کیا۔ آج کوئی خاص کام ہے یا یونہی ساتھ لے چلے ہیں۔ انہوں نے کہا میں بازار اس لئے جاتا ہوں کہ کئی دوست ملتے ہیں۔ وہ ہم کو سلام کہتے ہیں اور ہم ان کو سلام کہتے ہیں تو صحابہؓ بازاروں میں صرف سلام کہنے کے لئے بھی جاتے تھے۔ تمہیں بھی چاہیئے کہ بازاروں میں، محلوں میں، جلسوں میں اور گھروں میں جہاں کسی کو ملو سلام کہو جاننے والوں کو بھی سلام کہو اور نہ جاننے والوں کو بھی سلام کہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سَلِّمْ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ یعنی سب کو سلام کہو خواہ کوئی واقف ہو یا نہ ہو۔

غرض سلام کہنا ایک بہت بڑی نیکی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اخوت اسلامی کے قیام کے لئے اسے ضروری قرار دیا ہے۔ پس تم سلام کو چھوٹی اور معمولی بات سمجھ کر نہ چھوڑو بلکہ اس کی نگہداشت کرو۔ کیونکہ شریعت نے اسے ایک اسلامی شعار قرار دیا ہے وہ لوگ جو بڑے درجوں پر ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ چھوٹوں کو سلام کیا کریں اور چھوٹوں کو چاہیئے کہ بڑوں کو سلام کیا کریں۔ یہ نہ ہو کہ کوئی بھی سلام نہ کہے اور دونوں خاموشی سے گذر جائیں۔ بلکہ میرے نزدیک بڑوں کو سلام کرنے میں سبقت کرنی چاہیئے تاکہ انہیں دیکھ کر دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہو اور وہ بھی اس قومی شعار کو اختیار کر لیں۔"

(تفسیر کبیر)

درخواستِ دعا

میرے ماموں جان میر عنایت اللہ صاحب ولد ڈاکٹر محمد علی صاحب آف افریقہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں ان کی علالت سے ہم سب بہت پریشان ہیں احباب سے ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے (امۃ المتین مرزا چوہدری مسعود احمد لندن)

لاہور میں لاکھوں افراد نے شاہ ایران اور ملکہ فرح پہلوی کا پرتپاک استقبال کیا

ہوائی اڈہ سے قلعہ تک ۸ میل لمبے رستہ کے دونوں طرف زندہ دلان لاہور کا بے پناہ ہجوم

لاہور ۱۰ مارچ۔ صوبائی دارالحکومت میں کل ایران کے شہنشاہ مہر رضا شاہ پہلوی اور شاہ بانو فرح پہلوی کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ لاکھوں زندہ دلان لاہور ہوائی اڈہ سے شاہی قلعہ کے درمیان شہنشاہ ایران اور ملکہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے سڑکوں پر دو رویہ کھڑے تھے۔ شاہی مہمان صدر ایوب کے ہمراہ ان کے خاص ٹرانسپورٹ طیارے کے ذریعہ سے پشاور سے لاہور پہنچے تو گورنر محمد موسےٰ نے ان کا استقبال کیا۔

ہوائی اڈے پر موجود ہزاروں افراد نے مہمانوں کو دیکھ کر جوش مسرت میں نعرے لگائے۔ اور پوری فضا شہنشاہ زندہ باد صدر ایوب زندہ باد اور خوش آمدید کے نعروں سے گونج اٹھی۔ فضا میں رنگ برنگ غبارے چھوڑے گئے۔ جس سے آسمان پر قوس قزح کا سماں پیدا ہو گیا۔

گورنر محمد موسےٰ نے سب سے پہلے شاہی مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور انہوں نے شہنشاہ اور ملکہ سے قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبد الجبار خان اور مرکزی وزیر قانون مسٹر ایس ایم ظفر کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں انہوں نے صوبائی کابینہ کے ارکان ڈپٹی سپیکر مسٹر احمد میاں سومرو اور غیر ملکی نمائندوں کا مہمانوں سے تعارف کرایا

دریں اثنا ایک بچے نے شہنشاہ کو گلدستہ پیش کیا اور ایک ننھی منھی بچی نے ملکہ فرح کو پھولوں کا نذرانہ پیش کیا۔

ہوائی اڈے کی تقریبات سے فارغ ہونے کے بعد شاہ اور ملکہ فرح پہلوی، صدر ایوب اور گورنر محمد موسےٰ کے ہمراہ ایک جلوس کی صورت میں شاہی قلعہ گئے۔ جہاں شہنشاہ نے دیوان عام میں معاہدہ علاقائی تعاون کے رکن ملکوں کی تصاویر کی نمائش کا افتتاح کیا۔

ہوائی اڈے سے شاہی قلعہ کے درمیان ۸ میل لمبے راستے میں لاکھوں مشتاقانِ دید سڑک کے دو رویہ کھڑے تھے۔ راستہ بھر میں پاکستان اور ایران کے پرچم اور جھنڈیاں لہرائی گئی تھیں جگہ جگہ ایسے کتبے آویزاں تھے جن پر شہنشاہ اور ملکہ فرح پہلوی زندہ باد اور صدر ایوب زندہ باد لکھا ہوا تھا۔ شہنشاہ اور ملکہ کی ہزاروں تصاویر ہوائی اڈے اور سڑک پر لگائی گئی تھیں۔

جمرود میں فضائی قوت کا یادگار تاریخی مظاہرہ

شاہ ایران اور ملکہ فرح فضائیہ کی مہارت دیکھ کر بہت خوش ہوئے

راولپنڈی ۱۰ مارچ۔ پاک فضائیہ کے شاہین صفت ہوا بازوں نے کل پشاور کے قریب شہنشاہ ایران ملکہ فرح اور صدر ایوب کی موجودگی میں فضائی فن بازی کا مظاہرہ کیا اور اپنے حیرت انگیز کارناموں پر تین لاکھ سے زیادہ تماشائیوں سے بے پناہ داد وصول کی۔ فضا سے زمین پر نشانہ لگانے اور جنگی کارروائیوں کے دوران فضائی طاقت کو موثر اور کامیاب طریقے سے استعمال کرنے کے مختلف طریقوں کا یہ یادگار مظاہرہ تاریخی درّہ خیبر کے دامن میں واقع جمرود فائرنگ رینج میں کیا گیا۔ اس مظاہرے میں پاک فضائیہ کے ۱۰۰ ایف ۸۶ لڑاکا بمبار طیاروں بی ۵۷ بمباروں ایف ۱۰۴ جیٹ تربیتی طیاروں اور سی ۱۳۰ مال بردار طیاروں نے حصہ لیا۔ ان میں سے بعض طیاروں کو وہ آزمودہ کار ہوا باز چلا رہے تھے جنہوں نے گذشتہ جنگ کے دوران بھارتیوں پر کاری ضربیں لگا کر پاک فضائیہ کی شہرت کو چار چاند لگائے ہیں۔ پاک فضائیہ نے اپنی تاریخ میں فضائی قوت کا اس سے بڑا مظاہرہ آج سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ یہ مظاہرہ شہنشاہ ایران۔ ملکہ فرح پہلوی، صدر ایوب اور مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ کی آمد پر شروع ہوا۔ ان کے علاوہ اس مظاہرے کو دیکھنے کے لئے تین لاکھ سے زیادہ افراد جمع تھے ان میں سے بے شمار لوگ راولپنڈی، لاہور، کراچی اور ڈھاکہ سے آئے تھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲